حضرت امام خمینی رضوان اللہ علیہ
کا
الٰہی وسیاسی وصیت نامہ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : انى تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتى اهل بيتى فانهما لن يفترقا حتى يردا علىّ الحوض۔

الحمد لله وسبحانك اللهم صلّ على محمد وآله مظاهر جمالك وجلالك وخزائن اسرار كتابك الذى تجلى فيه الاحدية بجميع اسمائك حتى المستأثرّ منها الذى لا يعلمه غيرك والّعن على ظالميهم اصل الشجرة الخبيثة۔

امّا بعد

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ یہاں "ثقلین" (قرآن واہل بیتؑ) کے بارے میں مختصر طور پر بیان کروں۔ البتہ ان کے عرفانی، معنوی اور غیبی مراتب کے اعتبار سے کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا کیوں کہ مجھ جیسے شخص کا قلم ان مراتب کے سلسلے میں جسارت بیان سے عاجز ہے جن کا عرفان ملک سے ملکوت اعلیٰ اور وہاں سے لاہوت تک، تمام دائرہ وجود پر پھیلا ہوا ہے۔ جسے ہم تم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اور اسے محال نہ کہیں تو مشکل اور طاقت تحمل سے باہر ضرور ہے اور نہ ہی ان مصائب کا تذکرہ مقصود ہے جو ثقل اکبر اور ثقل کبیر۔ جو ثقل اکبر یعنی اکبر مطلق کے سوا ہر چیز سے اعلیٰ ہے۔ کے عظیم رتبہ ومقام کی حقیقتوں کے ادراک سے محرومی کے باعث بشریت پر گزرے ہیں اور نہ ان مظالم کو بیان کرنا ہے جو ان دونوں (ثقلین) پر خدا کے دشمنوں اور بازی گر طاغوتوں کے ہاتھوں توڑے گئے ہیں کیوں کہ ان کا احصاء مجھ جیسے انسان کے لئے، معلومات کی کمی اور وقت کی محدودیت کے پیش نظر ممکن نہیں۔ لہٰذا میں

نے یہ مناسب سمجھا کہ جو کچھ ان "دو گراں بہا" چیزوں پر بیتی ہے ان کی طرف بہت ہی اختصار کے ساتھ صرف ایک ہلکا سا اشارہ کردوں۔

شاید "رسول اللہ کا یہ ارشاد "لن یفترقلحتی یرداعلیّ الحوض اس نکتہ کی طرف اشارہ ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقدس وجود کے (نظروں سے پنہاں ہو جانے کے) بعد جو کچھ بھی ان دونوں (قرآن وعترت) میں سے کسی ایک پر گزری ہے وہ دوسرے پر بھی گزری ہے۔ ایک کی تنہائی و مہجوریت، دوسرے کی تنہائی و مہجوریت ہے، یہاں تک کہ یہ دونوں مہجور "حوض" پر رسول خداؐ سے ملاقات کریں۔ (اس حوض سے کیا مراد ہے؟) آیا یہ حوض، وحدت سے کثرت کے وصل کا مقام اور سمندر میں قطروں کے ضم ہو جانے کی جگہ ہے، یا کوئی اور چیز جہاں تک بشری عقل وعرفان کی رسائی نہیں؟

اتنا ضرور کہنا چاہئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ان دو امانتوں پر طاغوتی طاقتوں نے جو ستم ڈھائے ہیں وہ در حقیقت امت مسلمہ بلکہ عالم بشریت پر ایسا ظلم ہے جسے بیان کرنے سے قلم عاجز ہے۔

یہاں یہ نکتہ بھی بیان کردینا ضروری ہے کہ حدیث ثقلین تمام مسلمانوں کے درمیان (بطور) متواتر (نقل ہوئی) ہے اور اہل سنت کی کتابوں میں، صحاح ستہ سے لیکر ان کی دیگر کتابوں تک، مختلف لفظوں میں، متعدد مقامات پر، پیغمبر اکرمؐ سے تواتر کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ یہ حدیث شریف تمام انسانوں، خاص طور سے مختلف مذاہب وممالک کے مسلمانوں پر قاطع حجت ہے اور وہ تمام مسلمان جن پر حجت تمام ہو چکی اس (حدیث ثقلین) کے سلسلہ میں جواب دہ ہیں، اور اگر ناواقف جاہلوں کے لئے عذر (کی گنجائش باقی بھی) ہو تو ان مذاہب کے علماء کے لئے (قطعی کوئی گنجائش) نہیں۔

آیئے! یہ دیکھیں کہ اس الٰہی امانت، خدا کی کتاب اور پیغمبر اسلامؐ کے ترکہ پر کیا گزری؟ وہ افسوسناک حالات جن پر خون کے آنسو رونا چاہئے حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد شروع ہوئے۔ خود غرض اور طاغوتی عناصر نے قرآن کریم کو قرآن مخالف حکومتوں کے لئے ذریعہ و وسیلہ بنالیا۔ قرآن کے حقیقی مفسروں اور اس کے حقائق سے باخبر ہستیوں کو جنھوں نے پورا قرآن پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے حاصل کیا تھا اور جن کے کانوں میں "انی تارك فیکم الثقلین" کی آواز گونج رہی تھی۔ مختلف بہانوں اور پہلے سے تیار سازشوں کے ذریعہ پس پشت ڈال دیا اور در حقیقت قرآن کے ذریعہ قرآن کو جو "حوض" تک پہنچنے کے لئے مادّی و معنوی زندگی کا عظیم ترین دستور تھا، اور ہے، میدان عمل سے دور کر دیا۔ حکومت عدل الٰہی، جو اس مقدس کتاب کا ایک اہم مقصد تھا، اور ہے، اس پر خط کھینچ کر، دین خدا اور الٰہی کتاب و سنت سے انحراف کی بنیاد ڈال دی۔ معاملہ اس حد تک پہنچ گیا جسے بیان کرتے ہوئے قلم کو شرم آتی ہے۔ یہ ٹیڑھی بنیاد جیسے جیسے آگے بڑھی اس کی کجی میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ قرآن کریم جس نے سارے عالم کے رشد و ہدایت اور تمام مسلمانوں بلکہ پورے انسانی کنبہ کو ایک نقطہ پر جمع کرنے کے لئے "مقام شامخ احدیت" سے "کشف تام محمدیؐ" کی جانب تنزل کیا تھا تاکہ بشریت کو اس درجہ تک پہنچائے جہاں اسے پہنچنا چاہئے اور "علم الاسماء" کے اس فرزند کو شیطانوں اور طاغوتوں کے شر سے آزاد اور دنیا کو عدل و قسط سے معمور کرے نیز حکومت کو معصوم اولیاء اللہ علیہم صلوات الاولین والاخرین کے سپرد کر دے تاکہ وہ لوگ انسانیت کی بھلائی کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ حکومت جسے چاہیں سونپ دیں، ان طاغوتوں نے اس (قرآن) کو میدان عمل سے اس طرح دور کر دیا گویا ہدایت و رہنمائی سے اس کا کوئی واسطہ ہی نہیں، اور یہ معاملہ یہاں تک پہنچا کہ ظالم حکومتوں اور طاغوتوں سے بھی بدتر، خبیث ملاؤں نے قرآن کو ظلم و ستم اور فساد پھیلانے کا ذریعہ نیز ستمگروں اور دشمنان خدا (کے کرتوتوں) کی تاویل کا وسیلہ بنالیا۔

افسوس صد افسوس! سازشی دشمنوں اور نادان دوستوں کے ہاتھوں اس سرنوشت ساز کتاب، قرآن کا رول قبرستانوں اور ایصال ثواب کی مجلسوں تک محدود ہو گیا تھا اور (آج بھی یہی حال) ہے جس کتاب کو مسلمانوں اور انسانوں کے اتحاد کا ذریعہ اور کتاب زندگی ہونا چاہئے تھا وہ اختلاف و تفرقہ کا وسیلہ بن گئی اور یا سرے سے میدان عمل سے ہی دور ہو گئی۔ چنانچہ ہماری آنکھوں نے دیکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اسلامی حکومت کی بات بھی کرتا تھا اور سیاست جو اسلام اور رسول خدا کا اہم کردار ہے، جس سے قرآن و سنت معمور ہے، اگر کوئی اس کا نام بھی زبان پر لاتا تھا تو اسے عظیم ترین گناہ کا مرتکب سمجھا جاتا تھا اور "سیاسی مولوی" کا لفظ "بے دین مولوی" کے مترادف بن گیا تھا اور آج بھی یہی

صورتحال ہے۔

آج کل بڑی شیطانی طاقتیں، اسلامی تعلیمات سے دور منحرف حکومتوں کے ذریعہ جو اسلام سے وابستہ ہونے کی جھوٹی دعویدار بھی ہیں، قرآن کو مٹانے اور بڑی طاقتوں کے شیطانی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے، اسے خوبصورت ودیدہ زیب شکل میں چھاپ کر اطراف عالم میں بھیج رہی ہیں اور اس شیطانی حیلہ کی آڑ میں قرآن کو میدان عمل سے دور کر رہی ہیں۔ ہم سب نے وہ قرآن دیکھا ہے جسے محمد رضا خان پہلوی نے چھاپ کر کچھ لوگوں کو اپنے جال میں پھانس لیا تھا اور اسلامی مقاصد سے ناواقف کچھ ملا بھی اس کے مداح ہو گئے تھے۔...

ہمیں اور اسلام و قرآن کی سر تاپا وفادار قوم کو فخر ہے کہ وہ اس مذہب کی پیرو ہے جو تمام مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کے درمیان اتحاد کے پیغام سے معمور قرآنی حقائق کو قبرستانوں سے نکال کر ایسے عظیم ترین نسخہ جات کے عنوان سے پیش کرنا چاہتا ہے۔ جو انسان کو ان تمام زنجیروں اور بندھنوں سے آزادی دلا سکتا ہے جن میں اس کے دل ودماغ اور ہاتھ پیر جکڑے ہوئے ہیں نیز وہ اسے فنا ونیستی اور طاغوتی طاقتوں کی غلامی وبندگی کی طرف کھینچ رہی ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ ہم اس مذہب کے پیرو ہیں جس کی بنیاد خدا کے حکم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھی ہے اور انسان کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کرانے کی ذمہ داری ہر قسم کی قید وبند سے آزاد (خدا کے) بندے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کو سونپی گئی ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ "نہج البلاغہ" ہمارے معصوم امامؑ کی دین ہے جو قرآن کے بعد، مادّی ومعنوی زندگی کا عظیم ترین دستور العمل اور انسانوں کو آزادی بخشنے والی اعلیٰ ترین کتاب ہے۔ جس کے حکومتی ومعنوی احکام وارشادات نجات کا بہترین ذریعہ ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ آئمہ معصومینؑ یعنی حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے لے کر انسانیت کے نجات دہندہ، امام زمانہ، حضرت مہدی علیہم آلاف التحیات والسلام تک جو خدا کی قدرت سے زندہ اور تمام امور کے نگراں ہیں ہمارے امام ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ آئمہؑ مناجات شعبانیہ حسین ابن علی علیہما السلام کی دعائے عرفہ، زبور آل

محمد صحیفۂ سجادیہ اور حضرت فاطمہ زہراؑ پر خدا کی جانب سے الہام شدہ کتاب "صحیفہ فاطمیہ" ہمارا سرمایہ ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت، باقرالعلوم (امام محمد باقر علیہ السلام) ہمارے امام ہیں جن کا رتبہ خدا رسولؐ اور آئمہ معصومین علیہم السلام کے سوانہ کوئی سمجھ سکا اور نہ ہی سمجھ سکتا ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ ہمارا مذہب جعفری ہے اور ہماری فقہ جو ایک بے کراں سمندر ہے اس مذہب کے آثار میں سے ہے، ہمیں اپنے تمام معصوم آئمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین پر فخر ہے اور ہم ان کی اطاعت کا عہد کئے ہوئے ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ ہمارے آئمہ معصومین صلوات اللہ وسلامہ علیہم نے دین اسلام کی سربلندی نیز قرآن کریم۔ جس کا ایک پہلو عدل وانصاف پر مبنی حکومت کی تشکیل ہے۔ عملی جامہ پہنانے کے لئے قید و جلاوطنی کی زندگی گزاری اور آخر کار اپنے زمانہ کی ظالم و جابر طاغوتی حکومتوں کو نابود کرنے کی راہ میں شہید ہو گئے۔

آج ہمیں فخر ہے کہ ہم قرآن و سنت کے مقاصد کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری قوم کے مختلف طبقے اس عظیم اور سرنوشت ساز راہ میں سر و تن کی پرواہ کئے بغیر جان و مال اور اپنے عزیزوں کا نذرانہ خدا کی بارگاہ میں پیش کر رہے ہیں۔

ہمیں فخر ہے کہ ہماری تمام بڑی چھوٹی، بوڑھی جوان خواتین ۔ فوجی، معاشی اور ثقافتی میدانوں میں حاضر ہیں اور مردوں کے شانہ بشانہ یا ان سے بہتر طریقہ سے قرآن کریم کے مقاصد اور اسلام کی سربلندی کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ جن خواتین میں جنگ کرنے کی توانائی ہے وہ اسلام اور اسلامی ملک کے دفاع کی خاطر۔ جو اہم واجبات میں شمار ہوتا ہے فوجی تربیت حاصل کرنے میں مشغول ہیں اور انھوں نے ان محرومیوں سے جو دشمنوں کی سازش اور اسلام و قرآن کے احکام سے دوستوں کی ناواقفیت کے باعث ان پر بلکہ اسلام اور مسلمانوں پر زبردستی مسلط کردی گئی تھیں، نہایت شجاعت اور احساس ذمہ داری کے ساتھ اپنے کو آزاد کرالیا ہے اور ان خرافات کے حصار سے باہر نکل

آئی ہیں جنھیں دشمنوں نے اپنے مفادات کی خاطر مسلمانوں کے مصالح سے بے خبر بعض ملاؤں اور نادان افراد کے ذریعہ پھیلا رکھا تھا۔

جن خواتین میں جنگ کرنے کی سکت نہیں ہے وہ محاذ کے پیچھے ایسی قیمتی خدمات کی انجام دہی میں مشغول ہیں جو قوم کے دلوں کو شوق و وجد سے سرشار کرتی ہیں اور دشمنوں نیز دشمنوں سے بدتر جاہلوں کے دلوں کو غیض و غضب سے چور چور کردیتی ہیں۔ ہم نے عظیم المرتبت خواتین کو حضرت زینب علیہا السلام کے انداز میں بارہا یہ اعلان کرتے دیکھا ہے کہ ہم اپنی اولاد قربان کر چکے ہیں، خدا اور اسلام عزیز کی سربلندی کی راہ میں اپنا سب کچھ لٹا چکے ہیں اور اس پر ہمیں فخر ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ ہم نے (ان قربانیوں کے بدلہ میں) جو کچھ حاصل کیا ہے وہ جنات نعیم سے بھی بہتر ہے پھر دنیا کی یہ ناچیز متاع کیا حقیقت رکھتی ہے۔

ہماری قوم بلکہ تمام اسلامی قوموں اور مستضعفین عالم کو فخر ہے کہ ان کے دشمن۔ جو خدائے بزرگ، قرآن کریم اور اسلام عزیز کے دشمن ہیں۔ ایسے درندے ہیں جو اپنے منحوس و مجرمانہ مقاصد کی تکمیل کی خاطر کسی بھی جرم و خیانت میں عار محسوس نہیں کرتے۔ اپنی پست خواہشات کے حصول اور اقتدار کی گدی تک پہنچنے کی خاطر دوست دشمن میں تمیز نہیں کرتے۔ ان دشمنوں کا سرغنہ حکومتی سطح کا دہشت گرد امریکہ ہے، جس کی گھٹی میں دہشت گردی شامل ہے۔ جس نے پوری دنیا میں آگ لگا رکھی ہے اور اس کی حلیف وہ عالمی صہیونیت ہے، جو اپنے حریصانہ مقاصد کی تکمیل کی خاطر ایسے ایسے جرائم کی مرتکب ہوئی ہے جنہیں قلم لکھنے اور زبان بیان کرنے سے شرم محسوس کرتی ہے "عظیم اسرائیل" کا احمقانہ خواب اسے ہر قسم کے جرم و خیانت پر اکساتا رہتا ہے۔۔۔

۔۔۔ ہمیں اور دنیا کی مظلوم قوموں کو فخر ہے کہ عالمی پروپگنڈہ مشینریاں اور ذرائع ابلاغ ہم پر اور دنیا کے تمام مظلوموں پر اس جرم و خیانت کا الزام لگاتے ہیں جس کا انھیں جرائم پیشہ بڑی طاقتوں کی طرف سے حکم ملتا ہے۔ اس سے بڑھ کر فخر کی بات اور کیا ہوگی کہ امریکہ اپنے تمام دعووں، اتنے سارے جنگی ساز و سامان، اپنی اتنی ساری غلام و وابستہ حکومتوں، پسماندہ مظلوم قوموں کی بے کراں دولتوں پر قبضہ جمائے رہنے اور تمام ذرائع ابلاغ پر کنٹرول رکھنے کے باوجود، حضرت بقیۃ اللہ (امام

زمانہ) ارواحنا لمقدمہ الفداء کے ملک ایران اور اس کے غیور عوام کے مقابلہ میں اس قدر عاجز اور ذلیل ورسوا ہو چکا ہے کہ اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ اب کس کو سہارا بنائے، جس طرف رخ کرتا ہے، منفی جواب ملتا ہے اور یہ سب کچھ باری تعالیٰ جلّت عظمتہ کی غیبی نصرت ومدد کے سوا کچھ اور نہیں، جس نے اقوام عالم، خاص طور سے اسلامی ایران کو بیدار کر کے "ستم شاہی" کی ظلمتوں سے نور اسلام کی طرف اس کی ہدایت فرمائی ہے۔

میں اب شریف ومظلوم قوموں اور ایران کے عزیز عوام سے وصیت کرتا ہوں کہ آپ پورے عزم وثبات کے ساتھ اس الٰہی صراط مستقیم پر ڈٹے رہیں جو نہ ملحد مشرق سے وابستہ ہے اور نہ کافر وستم گر مغرب سے بلکہ یہ وہ راستہ ہے جو خداوند عالم نے آپ کو دکھایا ہے اور ایک لحظہ کے لئے بھی اس نعمت کا شکر بجالانے سے غفلت نہ برتیں۔ بڑی طاقتوں کے ایجنٹوں کے ناپاک ہاتھ، چاہے وہ بیرونی ایجنٹ ہوں یا ان سے بدتر داخلی ایجنٹ، آپ کی پاک (اور خالص) نیت میں کھوٹ اور آہنی ارادہ میں تزلزل پیدا نہ کرنے پائیں۔ آپ یہ جان لیں کہ دنیا کے ذرائع ابلاغ نیز مشرق ومغرب کی شیطانی طاقتیں جس قدر لاف وگزاف بک رہی ہیں وہ آپ کی الٰہی طاقت وقدرت کی دلیل ہے اور خداوند عالم ان (مجرموں) کو دنیا میں بھی سزا دے گا اور دوسرے تمام عالموں میں بھی۔ انّہ ولیّ النّعم وبیدہ ملکوت کلّ شئ۔

پوری سنجیدگی وانکساری کے ساتھ مسلمان قوموں سے میری درخواست ہے کہ آئمہ اطہار اور عالم بشریت کے ان عظیم رہنماؤں کی تعلیم کردہ فوجی، معاشی، سماجی اور سیاسی ثقافت کی تہ دل سے شایان شان پیروی کریں اور اس سلسلے میں کسی طرح کی مشقت وجانفشانی اور عزیزوں کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

ان ہی تعلیمات میں سے ایک "فقہ سنتی" (یعنی مروجہ فقہ) ہے۔ جو دبستان رسالت وامامت کی ترجمان اور قوموں کی عظمت وترقی کی ضامن ہے، چاہے وہ احکام اولیہ ہوں یا احکام ثانویہ، کیونکہ یہ دونوں ہی اسلامی فقہ کے دبستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسلمان اس سے ذرہ برابر منحرف نہ ہوں اور حق مذہب کے دشمن خناسوں کے وسوسوں پر توجہ نہ کریں اور یہ جان لیں کہ اس فقہ سے ایک

گام انحراف بھی مذہب، اسلامی احکام اور الٰہی عادلانہ حکومت کے زوال کا پیش خیمہ ہے۔

ان تعلیمات کا ایک حصہ نماز جمعہ و جماعت ہے۔ جو نماز کے سیاسی پہلو کو اجاگر کرتی ہے۔ اس کی طرف سے ہرگز غفلت نہ برتیں کیوں کہ یہ نماز جمعہ، جمہوری اسلامی ایران پر خدائے تبارک و تعالیٰ کی عظیم ترین عنایتوں میں سے ایک عنایت ہے۔

ان تعلیمات میں سے آئمہ اطہارؑ بالخصوص مظلوموں کے سید و سردار، شہیدوں کے قافلہ سالار، حضرت ابو عبداللہ الحسین علیہ السلام کی عزاداری بھی ہے۔ خدا، اس کے انبیاء، اس کے ملائکہ اور صالحین کے بے پایاں درود و سلام ہوں آپ کی عظیم اور حماسہ آفرین روح پر۔ اس عزاداری کی طرف سے کبھی بھی غافل نہ ہوں اور یاد رکھیں کہ اسلام کے اس عظیم تاریخی واقعہ کو زندہ رکھنے اور اس کی یاد منانے کے سلسلہ میں آئمہ طاہرین علیہم السلام کے جتنے بھی احکام وارشادات ہیں اور اہل بیتؑ پر ظلم و ستم کرنے والوں پر لعن و نفرین کا جو سلسلہ ہے، یہ سب کچھ ابتدائے تاریخ سے قیامت تک پیدا ہونے والے ظالم و ستم گر سرغنوں کے خلاف قوموں کی شجاعانہ آواز ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ بنی امیہ (لعنت اللہ علیہم) کے ظلم و ستم کے خلاف آواز اور ان پر لعن و نفرین۔ اگرچہ وہ خو جہنم واصل ہو چکے ہیں اور ان کی نسل منقطع ہو چکی ہے۔ درحقیقت دنیا کے تمام ظالموں کے خلاف آواز ہے اور اس ظلم شکن آواز کو زندہ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ ضروری ہے کہ آئمہ حق علیہم السلام اللہ کے نوحوں مرثیوں اور قصیدوں میں ہر جگہ اور ہر دور کے ظالموں کے مظالم اور ان کے دلخراش جرائم کا مؤثر طور پر ذکر کیا جائے، اور اس دور میں جو امریکہ، روس اور ان کے تمام گماشتوں۔ من جملہ خدا کے عظیم حرم سے خیانت کرنے والے آل سعود لعنت اللہ و ملائکہ و رسلہ علیہم۔ کے ہاتھوں عالم اسلام کی مظلومیت کا دورہ ہے (ان کے مظالم) مؤثر طور پر یاد دلائے جائیں اور ان پر لعن و نفرین کی جائے۔ ہم سب کو یہ جان لینا چاہئے کہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد کا ذریعہ یہی سیاسی مراسم ہیں جو تمام مسلمانوں اور خاص طور سے آئمہ اثنا عشر علیہم صوات اللہ و سلم کے شیعوں کے تشخص کے محافظ ہیں۔

یہاں یہ یاد دھانی بھی ضروری ہے کہ میری یہ الٰہی وسیاسی وصیت، صرف ایران کی عظیم الشان قوم سے مخصوص نہیں۔ بلکہ تمام اسلامی قوموں اور دنیا کے مظلوموں کے لئے ہے چاہے وہ جس

مذہب وملت سے تعلق رکھتے ہوں۔ خداوند عالم سے عاجزانہ دعا کرتا ہوں کہ ایک لحظہ کے لئے بھی ہمیں اور ہماری قوم کو اپنے حال پر (تنہا) نہ چھوڑے نیز فرزندان اسلام اور مجاہدانِ عزیز کو اپنی غیبی عنایتوں سے محروم نہ فرمائے۔

روح اللہ الموسوی الخمینی